شر کی قوتوں کی کامیابی کا طریقۂ کار

جناب پروفیسر سید محمد سلیم صاحب

(۲)

دو سوال یہاں ایک سوال بڑا اہم ہے کہ صحابہؓ اور تابعینؒ کے مقدس اور متقی گروہ کی موجودگی میں یہ تغیر کیسے ممکن ہوا۔ اس میں پہلا عامل تو وہ سیاسی فضا ہے جو بنی اُمیہ کی حکومت کے دور میں عمومی نفرت کی صورت میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس ذہنی فضا کو ان داعیانِ شر نے خوب خوب استعمال کیا۔ نفرت کا دائرہ خوب پھیلایا۔ یہ کہا گیا کہ حضرت علیؓ کے اجداد سے قریش اور بنی اُمیّہ کے لوگ برسرِ پیکار رہے ہیں۔ خلفاء بھی حضرت علیؓ سے پرخاش رکھتے تھے۔ امیر معاویہؓ نے تو باقاعدہ جنگیں لڑی ہیں۔ یزید نے تو حضرت حسینؓ کو شہید کر دیا۔ دوسرے عام مسلمانوں نے یا تو بنی اُمیہ کے حکمرانوں کا ساتھ دیا۔ یا مجرمانہ خاموشی اختیار کی۔ اس طرح محبتِ علیؓ اور نفرت بنی اُمیّہ کو خوب اُچھالا گیا۔ پھر اُصولِ استلحاق کے تحت نفرت کو صحابہ کرامؓ، خلفائے راشدینؓ اور عام اہلِ سنّت کی طرف پھرایا۔ ان سب سے اپنے گروہ کو برگشتہ بلکہ متنفر کر دیا۔

یہاں تک تو تاریخ رہنمائی کرتی ہے۔ مگر ایک اہم عامل پھر بھی نظروں سے اوجھل رہ جاتا ہے۔ کسی بھی فکر اور فلسفہ کو انسانی گروہ میں راسخ کرنے کے لیے آہنی عزم و ہمت کے افراد درکار ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو تاریخ کو بناتے ہیں یا بگاڑتے ہیں۔ اس لیے اس انقلاب میں اہم ترین عامل وہ مردانِ کار ہیں جنہوں نے پسِ پُشت

رہ کر اماموں کے نام پر یہ "عظیم" انقلاب برپا کر دیا۔ بلاشبہ وہ فکری اور عملی صلاحیتوں کے لحاظ سے غیر معمولی افراد تھے۔ مؤرخین نے ان کو قرار واقعی اہمیت نہیں دی۔ میمون قداح، حمدان قرمطی اور عبداللہ بن میمون قداح نے یہ "کارنامہ" انجام دیا۔ ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کا انکار ممکن نہیں۔ انہوں نے اپنے آہنی عزم اور ارادہ کے بل پر یہ خود ساختہ نظام قائم کر دیا، جو صدیوں تک برپا رہا ہے۔

کمیونسٹ انقلاب ہمارے دور میں کمیونسٹ انقلاب میں بھی یہی ٹیکنیک استعمال کی گئی۔

۱۔ چند ذہین اور شاطر لوگوں نے مزدوروں اور غریبوں کی بدحالی اور زبوں حالی کا نقشہ اس انداز سے کھینچا کہ لوگ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ غریبوں کی ہمدردی کا نعرہ اس زور شور سے لگایا کہ سرمایہ داروں اور حکمرانوں کے ایوان بھی لرز اٹھے۔ اہل یورپ کی اکثریت کو مزدور طبقے کی ہمدردی پر راغب کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مزدور کی ہمدردی کا جذبہ دوسرے تمام تقاضوں پر چھا گیا۔

۲۔ مزدوروں کی ہمدردی نے سرمایہ داروں سے شدید نفرت پیدا کر دی۔ سرمایہ دار ذلیل و خوار ہو گئے۔ ہر وہ شے جو سرمایہ دار سے متعلق تھی وہ قابلِ مذمت ٹھہری۔

۳۔ پھر شاطروں نے اصولِ استخفاف کے تحت مذہب، اخلاق، علوم و فنون کو سرمایہ دار سے وابستہ کر دیا۔ اور سب کو قابلِ مذمت قرار دے دیا۔ ذہنِ انسانی کو خارج کی ہر شے سے عاری کر دیا۔ صدیوں کا اندوختہ علوم و فنون کا سرمایہ قابلِ مذمت قرار پا گیا۔

۴۔ پھر نئے سوشلسٹ انسان اور سوشلسٹ نظام کی تخلیق کی گئی، جس میں مذہب اور اخلاق کی کوئی اقدار و حدود باقی نہیں۔ کوئی شے نہ بڑی ہے نہ عظیم ہے۔ اس لیے کمیونسٹ انقلاب کے داعیوں نے وہ جہاں سوز مظالم کئے جس کے سامنے چنگیز خاں

لے بلکہ کمیونسٹ فکر کے دائرے سے خارج کی ہر شے سے عاری کر دیا۔ (ف ص)

اور ہلاکو خاں بھی ہیچ ہیں۔

۵ — نیا نظام مارکس اور اینگلز نے تخلیق کیا اور لینن اور استالن نے رُوس میں قائم کیا۔ قطع نظر دوسری باتوں کے یہ لوگ فکر و عمل کی قوتوں کے اعتبار سے "غیر معمولی" لوگ تھے۔ آہنی عزم و ارادہ کے حامل لوگ تھے۔ کوئی رکاوٹ ان کے لیے رکاوٹ نہیں تھی۔ اس طرح مارکس کے ذہن سے نکلے ہوئے افکار کو لینن نے خوب پھیلایا۔ اور استالن نے (اپنے تصورات میں ڈھال کر — نے سے) ایک خطہ میں برپا کر دیا۔ ایک ریاست قائم کر دی — دُنیا کا ایک معروف نظریۂ حیات بنایا۔ یہ بڑا "کارنامہ" ہے۔

ترکیہ کا لادینی انقلاب مصطفےٰ کمال پاشا نے ترکیہ میں خلافتِ عثمانیہ کو ختم کرنے اور اس کی جگہ ایک لادینی ریاست قائم کرنے میں یہی ٹیکنیک استعمال کی۔ اور کامیابی حاصل کی۔

۱ — یورپ ایک مدت سے ترکیہ کے "مرد بیمار" کی زبوں حالی کی تصویر پیش کر رہا تھا۔ اس کے ردِّ عمل کے طور پر ترکیہ میں وطنیت اور قومیت کی تحریک کو خوب فروغ حاصل ہوا۔ ترکیہ کے مخالفوں سے شدید نفرت پیدا ہو گئی۔ نفرت کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا۔

۲ — پہلی جنگِ عظیم میں ترکیہ کو شکست ہوئی۔ نوجوان ترکوں کی انجمن نے شکست میں خلافت کو بھی ملوث کیا۔ اس لیے اس سے نفرت پیدا ہو گئی۔ قومیت کے ردِّ عمل میں عرب قومیت اُبھری۔ نوجوان ترکوں نے شکست میں عربوں کو بھی ملوث کیا۔ اُن سے نفرت پیدا ہوئی۔

۳ — پھر اصولِ استلحاق کے مطابق عربوں سے نفرت اسلام کی جانب منتقل کر دی گئی۔

۴ — دوسری جانب مصطفےٰ کمال جنگ میں کامیابی کے سبب قومی ہیرو بن کر اُبھرا۔

(باقی برصفحہ ۴۶)